ترجمة القرآن

زمین اور انسانی جسم کے اعضاء کی گواہی

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

﴿قال اللہ تعالیٰ اذا زلزلت الارض زلزالها. واخرجت الارض اثقالها. وقال الانسان مالها. يومئذ تحدث اخبارها. بان ربك اوحى لها﴾ (سورۃ الزلزال)

"جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے۔ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کرے گی اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔

مولانا مودودی مرحوم اور دیگر مفسرین کرام مذکورہ آیات کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔ زلزلہ کے معنی پے در پے زور زور سے حرکت کرنے کے ہیں۔ پس زلزلت الارض کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو جھٹکے پر جھٹکے دے کر شدت سے ہلا ڈالا جائے گا اور چونکہ زمین کو ہلانے کا ذکر کیا گیا ہے' اس لئے اس سے خود بخود یہ مطلب نکلتا ہے کہ زمین کا کوئی مقام یا کوئی حصہ یا علاقہ نہیں بلکہ پوری کی پوری زمین ہلا ماری جائے گی۔ پھر اس زلزلے کی مزید شدت کو ظاہر کرنے کیلئے زلزالها کا اس پر اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے لفظی معنی ہیں اس کا ہلایا جانا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایسا ہلایا جائے گا جیسا اس عظیم کرے کو ہلانے کا حق ہے یا جو اس کے ہلائے جانے کی انتہائی ممکن شدت ہوسکتی ہے۔ بعض مفسرین نے اس زلزلے سے مراد پہلا زلزلہ لیا ہے جس سے قیامت کے پہلے مرحلے کا آغاز ہوگا یعنی جب ساری مخلوق ہلاک ہو جائے گی اور دنیا کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ لیکن مفسرین کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک اس سے مراد وہ زلزلہ ہے جس سے قیامت کا دوسرا مرحلہ شروع ہوگا۔ یعنی جب تمام اگلے پچھلے انسان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے۔

﴿واخرجت الارض اثقالها﴾ اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی اور سورۃ انشقاق میں بھی اسی طرح کا بیان ہے ﴿والقت ما فيها وتخلت﴾ اور جو کچھ اس کے اندر ہے' اسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی۔ اس کے کئی مطالب اور مفاہیم مفسرین نے بیان کیے ہیں۔ کہ مرے ہوئے انسان زمین کے اندر جہاں جس شکل اور جس حالت میں بھی پڑے ہوں گے' ان سب کو نکال کر باہر ڈال دے گی۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ صرف مرے ہوئے انسانوں ہی کو وہ باہر نکال پھینکنے پر اکتفا نہ کرے گی بلکہ پہلی زندگی کے افعال واقوال اور حرکات وسکنات کی شہادتوں کا جو انبار اس کی تہوں میں دبا پڑا ہے' اس سب کو وہ نکال کر باہر ڈال دے گی۔ تیسرا مطلب بعض مفسرین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سونا' چاندی' جواہر اور ہر قسم کی دولت جو زمین کے پیٹ میں ہے' اس کے بھی ڈھیر کے ڈھیر وہ باہر نکال کر رکھ دے گی اور انسان دیکھے گا کہ یہ وہ چیزیں ہیں' جن پر وہ دنیا میں مرا جاتا تھا۔ جس کی خاطر اس نے قتل کیے' حقداروں کے حقوق مارے' چوریاں کیں' ڈاکے ڈالے' خشکی اور تری میں قزاقیاں کیں۔ جنگ کے معرکے برپا کیے اور پوری پوری قوموں کو تباہ کر ڈالا۔ آج وہ سب کچھ سامنے موجود ہے اور اس کے کسی کام کا نہیں ہے بلکہ الٹا اس کیلئے عذاب کا سامان بنا ہوا ہے۔ ﴿وقال الانسان مالها﴾ انسان سے مراد ہر انسان بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ زندہ ہو کر ہوش میں آتے ہی پہلا تاثر ہر شخص پر یہی ہوگا کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے۔ بعد میں اس پر یہ بات کھلے گی یہ روز محشر ہے اور انسان سے مراد آخرت کا منکر انسان بھی ہوسکتا ہے کیونکہ جس چیز کو وہ غیر ممکن سمجھتا تھا' وہ اس کے سامنے برپا ہو رہی ہوگی اور وہ اس پہ حیران و پریشان ہوگا۔ جیسا کہ سورۃ یٰسین کی آیت ۵۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس وقت منکرین آخرت کہیں گے کہ ﴿من بعثنا من مرقدنا﴾ کس نے ہماری خواب گاہ سے ہمیں اٹھا دیا۔ اور جواب ملے گا ﴿هذا ما وعد الرحمان وصدق المرسلون﴾ یہ وہی چیز ہے جس کا رحمان نے وعدہ کیا تھا اور اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں نے سچ کہا تھا۔

﴿يومئذ تحدث اخبارها﴾ "اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کرے گی۔" اس کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر پوچھا ﴿اتدرون ما اخبارها؟ قالوا الله ورسوله اعلم﴾ کیا تم جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ﴿فان اخبارها ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل كذا وكذا يوم كذا وكذا فهذه اخبارها﴾ اس کی چیزیں یہ ہیں کہ جس بندے اور بندی نے زمین کی پشت پر جو کچھ ہوگا' اس کی گواہی دے گی' کہے گی فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں عمل فلاں فلاں دن میں کیا تھا۔ (ترمذی' ابواب صفة القیامة)

﴿بان ربك اوحى لها﴾ "اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔" یعنی زمین کو یہ قوت گویائی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ اس لئے اس میں تعجب والی بات نہیں ہے۔ جس طرح انسانی اعضاء میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا فرما دے گا اور وہ انسان کے اعمال کے متعلق بول کر شہادت دیں گے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ حم سجدہ کی آیات نمبر ۲۰ تا ۲۳ میں فرمایا ہے۔ (اختصار کی غرض سے صرف آیات کا ترجمہ پیش خدمت ہے) "یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں' ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی' جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے۔ اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ علاوہ ازیں سورۃ یٰسین آیت نمبر ۶۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ ان افعال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے اور سورۃ النور آیت نمبر ۲۴ میں فرمایا گیا ہے۔ ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔"

مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اللہ کے حکم سے انسانی اعضاء بول کر بتلائیں گے تو بندہ کہے گا ﴿بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل﴾ (صحیح مسلم کتاب الزہد) تمہارے لئے ہلاکت اور دوری ہو میں تو تمہاری ہی خاطر جھگڑ رہا اور مدافعت کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق اعمال کرنے کی توفیق عطاء فرمائے تاکہ آخرت میں اللہ کے ہاں کامیابی اور کامرانی نصیب ہوسکے۔ (آمین)